AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مکی مدنی مواخات اور ارتقائی تعلق

The Meccan and Medinan Brotherhood (Muwākhāt) and Its Developmental Relationship

1. Prof. Dr. Muhammad Idrees Lodhi
Chairman, Department of Islamic Studies & Director, Seerat Chair, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.
Email: idreeslodhi@bzu.edu.pk
2. Dr. Muhammad Farman Ali
Lecturer, Department of Islamic Studies, Emerson University, Multan, Pakistan.
Email: Farman.ali@eum.edu.pk

Abstract

In the life of Prophet (SAW), there is a huge importance given to Muslim Brotherhood. In Makkah, Prophet (SAW) established the system of Brotherhood among Muslims. The enemies of Islam used to crush the Muslims. Due to this system of Brotherhood, they used to get the shelter. Whoever accepted Islam, his family used to boycott him socially. That is why Muslims were in Minority and weak. This system used to defend them. After Migration of Holy Prophet (SAW), he introduced this new social contract in Madinah also. Refugees Muslims of Makkah and other parts of Arabian Peninsula used to join this system in Madinah. Holy Prophet (SAW) declared Hazrat Hamza the brother of Zaid bin Harsa and considered himself the brother of Hazrat Ali.Prophet (SAW) introduced this system, right after the five months of migration. This whole system included more than sixty Ansaar and Muhajir. This culture of brotherhood became the basis of Islamic society. This whole practice of Brotherhood is the result of leadership and intelligence of Prophet (SAW).

***Keywords**: System of brotherhood, Evolution of Brotherhood, Seerat un Nabi*

تعارف

سیرت النبی ﷺ میں مکی مدنی مواخات کا مرحلہ مرکزی اور بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی معاشرت کی تشکیل کا دارومدار اسی مواخات پر رہا اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام مختلف مذاہب، مختلف قبائل اور علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ مکی مدنی مواخات نے ان کو بنیان مرصوص بنا دیا۔ یہ معاہدہ مواخات حضور ﷺ کی فکر و بصیرت اور وسعت نظری کی معراج ہے۔ المسہودی نے وفاء الوفاء میں لکھا ہے کہ مواخات کا عمل دو مرتبہ پیش آیا ایک مرتبہ مکہ میں قبل از ہجرت اور مدینہ منورہ میں بعد از ہجرت۔ اس عقد مواخات میں بیرون عرب سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھی شامل تھے جن مین حضرت بلال حبشیؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت صہیب رومیؓ کے نام نمایاں ہیں۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے خاندان اور قبائل کی معاشی، سماجی معاونت سے محروم ہو جاتے تو یہ مواخات ایسے افراد کے لے معاشرے میں ایک متبادل بنیاد فراہم کرتی ان میں صاحب ثروت حضرات بھی تھے اور نادار بھی تھے۔ رشتہ مواخات میں منسلک ہونے کی وجہ سے یہ اسلامی برادری کا حصہ بن جاتے اور یہ بے گھر، بے وسیلہ، بے قبیلہ ہونے کی بجائے اسلامی نظریاتی جماعت کا رکن بن جاتے۔ اسی طرح یہ مکی مدنی سلسلہ مواخات مسلمانوں کے جداگانہ تشخص اور اسلامی تہذیب و ثقافت کی پہچان بن گیا اس جاہلی سوسائٹی میں مسلمان ہونے والے افراد کو سیاسی، معاشی، سماجی، مذہبی متبادل اساس مل جاتی اور اسی طرح یہی دونوں معاہدہ مواخات تحریک اسلامی کے لیے ایک مستقل اور ٹھوس اساس بن گئی۔ مسلمانوں پر ہونے والے جسمانی تشدد، مالی استحصال جیسے زخموں کے لیے یہ معاہدہ مرہم کا کام کرتا اور خونی رشتوں پر اسلامی رشتہ غالب آجاتا۔ ابن حبیب (م۲۴۵ھ) نے المحبر میں لکھا ہے "اخی بینھم علی الحق والمواساۃ وذالک بمکۃ"" رسول ﷺ نے صحابہ کرام کے درمیان مکہ میں باہمی ہمدردی اور تعاون کی بنیاد پر مواخات قائم کی"۔ حضرت حمزہؓ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے بھائی بنے۔ حضرت ابو بکرؓ کو حضرت عمر فاروقؓ کا بھائی بنایا گیا حضرت عثمان کو حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت زبیر بن عوام کو حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبیدہ بن حارث کو حضرت بلالؓ کا بھائی بنایا گیا۔ دوسری مرتبہ مواخات ہجرت مدینہ کے پانچ ماہ بعد انصار و مہاجرین کے مابین حضرت انس بن مالک کے گھر حضور ﷺ نے قائم کی۔ مواخات کا یہ ارتقائی سفر مدینہ منورہ میں جاری رہا۔ جیسے جیسے لوگ مختلف علاقوں سے ہجرت کر کے مدینہ آتے رشتہ مواخات سے منسلک ہو جاتے۔ سیرت نگاروں نے ۵۰ سے ۶۰ تک مہاجر صحابہ کا ذکر کیا ہے جن کو انصار کا دینی بھائی بنایا گیا۔ ابن ہشام نے ۱۶، بلاذری نے ۲۲ اور ابن

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حبیب نے ۵۶، ابن سید الناس نے ۴۵ نام گنوائے ہیں۔ مدینہ کی اسلامی معاشرت کی تشکیل کے حوالے سے عقد مواخات کا یہ ارتقائی سفر نبوی حکمت و فراست کی اعلی مثال بنا اور مختلف تہذیبوں، مذاہب، ثقافتوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام نے جب اسلام قبول کیا تو اس رشتہ مواخات میں یک جان، یک قالب اور یک قلب بن گئے۔

مواخات کا پس منظر

مدنی مواخات کا پس منظر ہجرت مدینہ ہے اور یہ ہجرت بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے بعد واقع ہوئی اس بیعت کے موقع پر مدینہ سے مکہ آئے ہوئے لوگوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی وہ اس پس منظر کو واضح کرتی ہے۔ اہل مدینہ نے حضور ﷺ کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آنے کی دعوت پیش کی۔ مولانا مودودی لکھتے ہیں

"اس پیش کش کے معنی جو کچھ تھے اس سے اہل مدینہ ناواقف نہ تھے اس کے صاف معنی یہ تھے کہ ایک چھوٹے سے قصبے نے اپنے آپ کو پورے ملک کی تلواروں اور معاشی و تمدنی بائیکاٹ کے مقابلہ میں پیش کر دیا تھا چنانچہ بیعت عقبہ کے موقع پر رات کی اس مجلس میں اسلام کے ان اولین مددگاروں (انصار) نے اس نتیجہ کو خوب اچھی طرح جان بوجھ کر نبی ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا عین اس وقت جب کہ بیعت ہو رہی تھی، یثربی وفد کے ایک نوجوان رکن اسعد بن زرارہؓ نے جو پورے وفد میں سب سے کم سن شخص تھے اٹھ کر کہا:

رویدا ایا اهل یثرب انا لم نضرب الیہ اکباد الابل الا ونحن نعلم انہ رسول اللہ وان اخراجہ الیوم مناو اۃ للعرب کافۃ،وقتل خیارکم وتعضکم السیوف فاما انتم قوم تعبرون علیٰ ذالک فخذوہ واجرہ علی اللہ واما انتم قوم تخافون من انفسکم خیفۃ فذروہ فبینوا ذالک فھو اعذرکم عند اللہ

"ٹھہرو اے اہل یثرب ہم لوگ جو ان کے پاس آئے ہیں تو یہ سمجھتے ہوئے آئے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج انھیں یہاں سے نکال کر لے جانا ہے تمام عرب سے دشمنی مول لینا ہے اس کے نتیجہ میں تمھارے نونہال قتل ہوں گے اور تلواریں تم پر برسیں گی۔ لہذا اگر تم اس کو برداشت کرنے کی طاقت اپنے اندر پاتے ہو تو ان کا ہاتھ پکڑو اور اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اگر تمھیں اپنی جانیں عزیز ہیں تو پھر چھوڑ دو اور صاف صاف عذر کرو کیونکہ اس وقت عذر کر دینا خدا کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہو سکتا ہے"۔

اسی بات کو وفد کے ایک دوسرے شخص نے عباس بن عبادہ نے دوہرایا:

اتعلمون علام تبایعون ھذا الرجل؟(قالوا نعم،قال)انکم تبایعونہ علی حرب الاحمر والاسود من الناس فان کنتم ترون انکم اذا انکھت اموالکم مصیبۃ واشرافکم قتلا اسلمتموہ فمن الان فدعوہ،فھو واللہ ان فعلتم خزی الدنیا والاخرۃ وان کنتم ترون انکم وافون لہ بما دعوتموہ الیہ علی نھکۃ الاموال وقتل الشراف فخذوہ،فھو واللہ خیر الدنیا والاخرۃ

"جانتے ہو اس شخص سے کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ (آوازیں ہاں جانتے ہیں) تم اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے دنیا بھر سے لڑائی مول لے رہے ہو پس اگر تمھارا خیال یہ ہو کہ جب تمھارے مال تباہی کے اور تمھارے اشراف ہلاکت کے خطرے میں پڑ جائیں تو تم اسے دشمنوں کے حوالے کر دو گے تو بہتر ہے کہ آج ہی اسے چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم یہ دنیا اور آخرت کی رسوائی ہے اور اگر تمھارا ارادہ یہ ہے کہ جو بلوا تم اس شخص کو دے رہے ہو اس کو اپنے اموال کی تباہی اور اپنے اشراف کی ہلاکت کے باوجود نباہو گے تو بے شک اس کا ہاتھ تھام لو کہ خدا کی قسم یہ دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے"

اس پر تمام وفد نے بالاتفاق کہا فانا ناخذہ علی مصیبۃ الاموال وقتل الاشراف "ہم اسے لے کر اپنے اموال کو تباہی اور اپنے اشراف کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالنے کے لیے تیار ہیں"۔([1])

اس بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضور ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ہجرت کے بعد پہلے سال ہی مہاجرین کی آبادکاری انصار و مہاجرین کے تہذیبی فرق کو کم کرنے کے لیے ان میں قریبی مراسم قائم کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس ضرورت کے تحت معاہدہ مواخات عمل میں آیا۔

مسلم اخوت اور شریعت اسلامیہ

شریعت اسلامیہ میں مسلمانوں کی باہمی اخوت و محبت اور دینی رشتے کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ([2])

---

[1] مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ج ۲، ص ۱۲۴

[2] الحجرات، ۱۰

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے"۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ([3])

"اور سب مل کر خدا کي (ہدايت کي رسي) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کي اس مہرباني کو ياد کرو جب تم ايک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں ميں الفت ڈال دي اور تم اس کي مہرباني سے بھائي بھائي ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا ليا اس طرح خدا تم کو اپني آيتيں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدايت پاؤ"۔

قرآن حکیم میں صرف اسلامی اخوت پر ہی زور نہیں دیا بلکہ اسلامی اخوت کے منافی اقدار فرقہ واریت، نسلی تعصبات کو بھی ختم کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ([4])

"جن لوگوں نے اپنے دين ميں (بہت سے) رستے نکالے اور کئي کئي فرقے ہو گئے ان سے تم کو کچھ کام نہيں ان کا کام خدا کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہيں وہ ان کو (سب) بتائے گا"۔

سورہ انفال میں فرمایا

وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ([5])

"اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو؟ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے"۔

مکی مدنی عقد مواخات دراصل ان قرآنی تعلیمات کا عملی ظہور تھا اسی طرح حدیث نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی باہمی اخوت و محبت کو انتہائی جامع انداز میں ایک خوبصورت مثال دے کر اس طرح بیان کیا ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے

ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكى عضوا تداعى له سائر جسده بالسهر والحمى." ([6])

"مسلمانوں کی مثال باہمی اخوت و محبت اور جذبہ رحم دلی میں جسم واحد کی طرح کہ اگر جسم کا کوئی عضو درد و تکلیف میں مبتلا ہو تو سارا جسم بخار اور درد کی بے چینی کو محسوس کرتا ہے"

ایک دوسری حدیث میں اس اخوت و محبت کی مثال اس طرح بیان کی گئی

المومن للمومن كالبنيان يشد بعضه بعضا([7])

"مسلمانوں کا باہمی تعلق اس قدر مستحکم ہوتا ہے جس طرح کسی عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوطی سے تھامے ہوتا ہے"

ان دونوں مثالوں میں اہل ایمان کے باہمی رشتہ اور تعلق کے استحکام کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے یہ احادیث مسلمانوں کے درمیان صرف باہمی برادرانہ تعلقات کو ہی واضح نہیں کر رہی بلکہ باہمی تعلق داری کی بھی ترجمانی کر رہی ہیں۔

اہل عرب کا تشتت و افتراق

اہل عرب اسلام سے پہلے تاریخ کے کسی دور میں وحدت اور مرکزیت سے ناواقف تھے۔ بدامنی، خانہ جنگی، قتل و غارت اور لوٹ مار ان کا پیشہ اور ثقافت تھی۔ نظم و ضبط اطاعت اور قانون کی بالادستی کا تصور نہ تھا صدیوں تک عدم مرکزیت کی وجہ سے وہ سخت ترین جھگڑالو قوم "قوم لد"([8]) بن گئے تھے یہاں تک کہ ان کے بارے میں حضور ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

---

[3] ال عمران، ۳: ۱۰۳

[4] الانعام، ۷: ۱۵۹

[5] الانفال: ۴۶

[6] امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، حدیث: ۶۰۱۱

[7] امام بخاری، کتاب الادب، باب تعاون المومنین بعضھم بعضا، حدیث: ۶۰۲۶

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ(9)

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے"

لیکن مکی و مدنی معاہدہ مواخات نے اس قوم کو بنیان مرصوص بنا دیا۔ وہ متحد اور منظم ہونے کے ساتھ ساتھ پرانی دشمنیاں بھول گئے نہ صرف یہ خود منظم اور متحد ہو گئے بلکہ اسی معاہدہ مواخات کی برکت اور اثرات سے انھوں نے پوری انسانیت کو اتحاد کا درس دیا اور شتر بانی کے مقام جہاں بانی کے مقام پر فائز کر دیا۔

فراست نبوی ﷺ کی معراج

مواخات کا یہ نظام بصیرت نبوی کا شاہکار ہے یہ مہاجرین کی فوری اور مستقل بحالی کا معاشی منصوبہ تھا انصار کی معیشت کا دارومدار زراعت پر تھا یہاں کی تجارت پر یہودیوں کی اجارہ داری تھی اجارہ داری قائم ہونے کی وجہ سے وہ انصار کی کمزوریوں سے پورا ہورا فائدہ اٹھاتے تھے جب فصل بوئی جاتی تو اس مرحلے پر انصار کو سرمائے کی ضرورت پیش آتی۔ یہودی انھیں قرض کے جال میں پوری طرح جکڑ لیتے اور جب فصلیں تیار ہو جاتیں تو ان سے ان کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سستے داموں فصل ہتھیا لیتے تھے یہ ساہوکاری کا ایک ایسا جال تھا جس میں اوس و خزرج کے قبیلے اس طرح جکڑے ہوئے تھے کہ ان کا اس سے نکلنا ناممکن تھا اب انھیں ایسے بھائی میسر آ گئے تو ان کی یہ مشکل حل ہوتی ہوئی نظر آئی کیونکہ مہاجرین تجارت کے گر جانتے تھے اور تجارتی سوجھ بوجھ میں بھی یہودیوں سے کہیں کم نہ تھے اللہ اور اس کے رسول سے ڈرنے اور محبت کرنے والے تھے مہاجرین کے آباد ہونے سے انصار کو یہودیوں کے سود در سود کاروبار، چور بازاری، گراں فروشی اور ذخیرہ اندوزی سے نجات ملی ادھر مہاجرین جو کاشت کاری کو عار سمجھتے تھے محنت کی عظمت اور زمین کی برکت سے مستفید ہونے لگے اس معاشی حکمت عملی نے عیار و مکار یہودی قوم کو بے بس کر دیا۔ اللہ کی رضا کی خاطر بھائی چارہ (مواخات) برکتوں والا معاشی نظام ثابت ہوا۔

مواخات کے مبارک رشتے میں کون کس کا بھائی بنا ان میں سے چند نام یہ ہیں

مہاجر	انصار
حضرت ابو بکر بن قحافہ	حضرت خوارجہ بن زید
حضرت عمر بن خطاب	حضرت عتبان بن مالک
حضرت عثمان بن عفان	حضرت اوس بن ثابت
حضرت ابو عبیدہ بن جراح	حضرت سعد بن معاذ
حضرت زبیر بن عوام	حضرت سلامہ بن وقش
حضرت مصعب بن یاسر	حضرت ابو ایوب انصاری
حضرت عمار بن یاسر	حضرت حذیفہ بن یمان
حضرت سلمان فارسی	حضرت ابو دردا
حضرت سعید بن زید	حضرت ابی بن کعب
حضرت عبد الرحمن بن عوف	سعد بن مالک
حضرت طلحہ بن عبید اللہ	حضرت کعب بن مالک
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ	حضرت عویم بن سعد

[8]فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا(مریم،۱۹: ۹۷) (اے پیغمبر) ہم نے یہ (قرآن) تمہاری زبان میں آسان (نازل) کیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری پہنچا دو اور جھگڑالوؤں کو ڈر سنا دو

[9]الانفال،۸: ۶۳

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے سیرت المصطفیٰ میں مواخات کے دو مرتبہ وقوع پذیر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فقط مہاجرین کے مابین مواخات مکہ میں ہوئی اور مہاجرین اور انصار کے مابین مدینہ میں ہوئی۔ مکہ میں بین المہاجرین ہونی والی مواخات میں حسب ذیل بھائی چارے کے رشتے ہوئے ہیں:

سرور دوعالم	حضرت علی مرتضیٰ
حضرت ابو بکر صدیق	حضرت عمر فاروق
حضرت حمزہ بن زبیر بن عوام	حضرت عبد اللہ بن مسعود
حضرت عثمان بن عفان	حضرت عبد الرحمن بن عوف
حضرت عبیدہ بن حارث	حضرت بلال بن رباح
حضرت مصعب بن عمیر	حضرت سعد بن ابی وقاص
حضرت عبیدہ بن جراح	حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ
حضرت سعید بن زید	حضرت طلحہ بن عبید اللہ

مواخات کے قیام و استحکام کے بعد حضور ﷺ انصار و مہاجرین کی یگانگت اور اتحاد کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ اب اہم ترین کام یہودیوں کے ساتھ معاہدے کی تشکیل تھی جس کے ذریعے سے آپ نے اہل مدینہ کو اختلاف کے باوجود متفق کر دیا اور انھیں ایک نظام کے تابع کر دیا۔

انصار و مہاجرین میں تہذیبی ہم آہنگی کا فروغ

مہاجرین جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو انصار اور مہاجرین میں جو تہذیبی فرق تھا عبد اللہ بن ابی اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ مکہ مکرمہ سے آنے والے مہاجرین کا تعلق عدنانی عربوں سے تھا یہ لوگ مکہ مکرمہ اور حجاز کے صحرائی علاقوں میں آباد تھے ان کی تمام عادات و اطوار میں صحرائی اقوام کے اثرات تھے، صحراء کی آزاد اور بدوآنہ زندگی کے یہ لوگ دلدادہ تھے ان کی تہذیب و تمدن اور رسوم و رواج میں صحرائی تہذیب ہی رچی بسی تھی۔ صحراء کی آزادنہ زندگی کے ساتھ ہی اہل مکہ نے اپنا شہری نظام وضع کر لیا تھا اور معاش کے لیے تجارت اور شکار پر بھروسہ کرتے تھے تجارت کو انھوں نے زیادہ بہتر طور پر منظم کر لیا تھا۔

انصار میں زیادہ تر اوس اور خزرج کے قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ یہ لوگ صدیوں سے زراعت پیشہ چلے آرہے تھے۔ مدینہ منورہ میں آباد ہونے سے قبل یہ لوگ یمن میں آباد تھے وہاں بھی زراعت اور کاشتکاری ان کا پیشہ تھا۔ یمن میں آباد عربوں نے زراعت میں بہت ترقی حاصل کر لی تھی۔ انھوں نے اپنی زمینوں کی آبادکاری کے لیے ایک عظیم الشان بند تعمیر کیا تھا جو تاریخ میں سد مآرب کے نام سے مشہور ہے۔ پانی کی کثرت اور زرخیز زمینوں کی وجہ سے یہ لوگ خوش حال تھے قرآن حکیم میں بھی ان کی خوش حالی اور زراعت کی طرف اشارہ ملتا ہے اور ان کے تعمیر کردہ بند مآرب کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ یہ بند بعد میں ایک طوفانی سیلاب سے تباہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے زبردست سیلاب آیا اور اہل یمن کے بہت سے زراعت پیشہ لوگوں کو ترک وطن کرنا پڑا۔

یہ لوگ یمن سے نکلے تو ایسی جگہوں پر جا کر آباد ہوئے جہاں قابل کاشت زمینیں تھیں اور آب پاشی کے لیے پانی موجود تھا۔ ان میں سے کچھ لوگ مدینہ منورہ آکر آباد ہوئے اور یہاں زراعت میں مصروف ہو گئے ۔ ان لوگوں کی تہذیب و ثقافت میں متمدن اور متمول قوموں کے اثرات تھے۔ ان کی تہذیب زرعی تہذیب تھی جو صحراء کی تہذیب و تمدن سے متلف تھی۔ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ان دو تہذیبوں کا اجتماع ہو گیا۔ ایک صحرائی تہذیب تھی اور دوسری تہذیب کا تعلق زرعی تہذیب سے تھا۔ عبد اللہ بن ابی اور اس کے معاونین اس تہذیبی اختلاف سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لیے جو منصوبہ بندی فرمائی تھی اس کا ایک حصہ یہ تھا کہ انصار و مہاجرین کے درمیان اس تہذیبی اختلاف کو جلد از جد ختم کیا جائے اور کسی گروہ کو یہ موقع نہ دیا جائے کہ وہ اس اختلاف سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھائے۔ چناچہ مواخاۃ کے عمل کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ انصار و مہاجرین مل جل کر ایک ساتھ رہیں، ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھیں اور ایک دوسرے کی اچھی عادات و اطوار کو اپنائیں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم و تربیت کے ذریعہ ان حضرات کا عقیدہ اس قدر مضبوط کر دیا تھا کہ اس کی بنیاد پر ان کی نئی تہذیب وجود میں آنے لگی اور انصار و مہاجرین کے مابین تہذیبی اختلاف بتدریج ختم ہو گیا عبد اللہ بن ابی اور اس کے گروہ کے علاوہ یہودی بھی اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ کس طرح مسلمانوں کے درمیان باہمی نسلی تعصب کو ابھار کر یا مقامی اور غیر مقامی کے مسئلہ کو اٹھا کر ایک دوسرے سے لڑا دیا جائے لیکن منافقین اور یہودیوں کی یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں اس لیے منافقین کی اس قسم کی سازشوں کا سدباب کر دیا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ مواخات دراصل مکی معاہدہ مواخات کی ارتقائی شکل تھی اس سے متعلق مولانا محمد نعیم صدیقی لکھتے ہیں

مدینہ کے معاشرہ کا ایک بڑا مسئلہ سینکڑو مہاجرین کی بحالی کا مسئلہ تھا گھر بار چھوڑ چھاڑ کر مسلسل لوگ اکھڑے چلے آرہے تھے اور چند ہزار کی آبادی رکھنے والی متوسط سی بستی کو انھیں اپنے اندر جذب کرنا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلے کو جو تاریخ میں جب بھی پیدا ہوتا ہے پریشان کن بن جاتا ہے مدینہ کے معاشرے اور اس کے صدر ریاست نے جس کمال حکمت سے حل کیا اس کی کوئی دوسری مثال نہیں دنیا میں نہیں ملتی۔ کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیے گئے مہاجرین کی تعداد معین کر کے کوئی قدغن نہیں لگائی گئی اور نہ ہی کسی جبر سے کام لیا گیا محض ایک اخلاقی اپیل کے ذریعے اس پر پیچ مسئلے کو چند روز میں حل کر لیا گیا۔ سرور عالم نے عقیدے نظریے اور مقصد کی صحیح معنوں میں ایک نئی برادری پیدا کر دکھائی اور ایک ایک انصاری کے ساتھ ایک ایک مہاجر کا رشتہ قائم کر دیا۔([10])

یہ مواخات اپنی نوعیت کی منفرد اسلامی وعالمی اخوت کی اساس ایک صاحب دعوت امت کے قیام کا مقدمہ تھی جو ایک نئی دنیا کی تعمیر کے لیے برپا ہو رہی تھی اور جو صحیح اور معین عقائد اور دنیا کو بدبختی اور بدنظمی سے نجات دینے والے نیک مقاصد اور ایمان و معنوی اخوت اور متحدہ سرگرمی کے تعلقات کے لیے قائم ہو رہی تھی اسی طرح مہاجرین وانصار کے درمیان یہ محدود اخوت دنیائے انسانیت کی نئی زندگی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹے شہر کی ایک چھوٹی سی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اگر یہ نہ کروگے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا"۔ قرآن وسنت کی یہ ابدی تعلیمات آج بھی امت مسلمہ کے فروعی اختلافات، نسلی اور علاقائی تعصبات اور رنگ وخون کے تشتت وافتراق کو یک قلم ختم کر کے انھیں عالمی اسلامی امت بن جانے کا درس دیتی ہیں اس خواب کی تعبیر بیسویں صدی میں علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر اسد، ڈاکٹر حمید اللہ اور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے پیش کی۔ آج یہ امت کی بنیادی ضرورت ہے۔

عقد مواخات اپنے ارتقا اور بلندی کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر قائم رہا اور انصار ومہاجرین رسول اللہ ﷺ کے معاون کار بنے اور اس مضبوط رشتے کو قائم کر کے اقامت دین کے مراحل میں مایوسی اور کمزوری کی بجائے امید اور محنت کے ساتھ کامیاب ہو گئے اور یہ ایک ایسی جماعت بن گئی کہ اس کا کردار اس کے فکر کا گواہ تھا اس جماعت کی راتیں ان کے دن کی گواہ بن جاتیں ان کی خلوت ان کی جلوت سے زیادہ پاکیزہ بنی اور وہ اس اسلامی اخوت میں ہم رنگ اور ہم آہنگ ہو گئے۔ حضور ﷺ نے دین اسلام جس طرح اللہ تعالیٰ سے لے کر ان حضرات وک دیا انھوں نے وہی دین من وعن امت کو منتقل کیا وہ راہ حق میں آنے والے مسائل پر کتاب الحیل نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی اہون البلیتین کے پردے میں شریعت سے گریز کرتے۔ کیونکہ اس جذبہ اخوت کی وجہ سے انھیں حضور ﷺ کی طرف سے صبر واستقامت اور فہم دین کا وافر حصہ نصیب ہو گیا تھا۔

نتائج وسفارشات

۱۔ عقد مواخات اسلام کی اجتماعی زندگی کی بنیاد ہے جس میں تہذیب وثقافت معیشت ومعاشرت اسلامی کی تعمیر کی جاتی ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی میں بھی مسلمانوں کی الگ اجتماعیت کے قیام کے لیے محدود سطح پر مسلمانوں کے درمیان مواخات قائم کی گئی تاکہ دعوت اسلامی اور تحریک اسلامی سے وابستہ افراد کو جس حد تک ممکن ہو ہر طرح کا تحفظ اور باہمی معاونت حاصل رہے۔

۳۔ ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں معاہدہ مواخات کا پھر سے احیاء ہوا اور مکی زندگی سے کہیں بڑھ کر بڑے پیمانے پر حضور ﷺ نے انصار ومہاجرین کے درمیان یہ مواخات قائم کی۔ مدنی زندگی کی تمام کامیابیوں کی بنیاد یہی معاہدہ تھا۔

۴۔ امت مسلمہ آج جن قومی علاقائی معاشی مذہبی عالمی مسائل واختلافات کا شکار ہے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ وہی بھائی چارہ اتحاد ویگانگت اور زندگی کے تمام شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے اور مکی مدنی مواخات کے اسوہ حسنہ کو بنیاد بنا کر امت مسلمہ کے مابین مواخات جیسی اقدار کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

۵۔ تمام مسلم ممالک کے سرکاری، نیم سرکاری، حاضر سروس، ریٹائرڈ اعلیٰ عہدیدار، دانشور، اسکالرز، وکلا، ڈاکٹرز، پروفیسرز سول سوسائٹی کے باشعور اور موثر نمائندگان پر مشتمل بنیادی یونٹ کی سطح سے لے کر ملکی اور بین الاقوامی سطح تک مخلص اور باصلاحیت افراد کی کمیٹی اور کمیشن تشکیل دیا جائے ان کی

[10] نعیم صدیقی، محسن انسانیت، مکتبہ ترجمان القرآن لاہور، ص ۲۳۴

[11] الانفال، ۸: ۷۳

سفارشات کی روشنی میں امت مسلمہ کے درمیان اختلافات ختم یا کم کرنے اور مکی مدنی مواخات کے فروغ کے لیے عملی سفارشات پیش کی جائیں اور مقتدر قوتیں ان سفارشات کی روشنی میں قانون سازی کرے اور اس کا آغاز نظام تعلیم کی اصلاح سے کیا جائے۔

۶۔ ملکی و غیر ملکی مسلم جامعات کے محققین سینیئر اساتذہ حاضر سروس اور ریٹائرڈ شیخ الجامعات کی فکری اور عملی تجاویز و مشاورت اس ضمن میں بہت راہنما ثابت ہو سکتی ہے جس میں خواتین کی نمائندگی کو بھی یقینی بنایا جائے اور معروضی حالات کے پیش نظر ملی مواخات کے نام سے مڈل تا ایم اے تک سلیبس میں موضوعات شامل کیے جائیں۔

۷۔ سوشل میڈیا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے مواخات کا یہ پیغام گھر گھر پہنچا کر عام مسلمان سے لے کر اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار حضرات تک اس موضوع پر پروگرام کروائے جائیں اور اسے ایک لازمی قومی نصب العین کے طور پر ترجیحی بنیادوں پر شروع کیا جائے۔ اسی میں امت کی بقا اور فلاح ہے۔